نفس المہموم

مولف

رئیس المحدثین آقائی شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب

اعلی اللہ مقامہ

پیش کش، سیّد محمد شبیر عبّاس

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ

رتہ متہ، ضلع جھنگ

جملہ حقوق دائمی بحق السید محمد شبیر عباس محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــــــ نفس المہموم

مؤلف ـــــــــــ آقائی شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم ـــــــــــ علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی ـــــــــــ مولانا بختیار الحسن سبزواری

پیش کش ـــــــــــ سید محمد شبیر عباس

سال طباعت ـــــــــــ بار اول ۱۹۹۰ء/ بمطابق ۱۴۱۱ھ ہجری

تعداد ـــــــــــ ۵۰۰

مطبع ـــــــــــ

ہدیہ ـــــــــــ

ناشر ـــــــــــ ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

ـــــــــــ سٹاکسٹ ـــــــــــ

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

انیسویں فصل

روز عاشور

انیسویں فصل عاشورا کے واقعات، دونوں طرف کے لشکروں کی صف آرائی اور اہل کوفہ پر امامؑ کا احتجاج۔ امامؑ نے صبح کی نماز اصحاب کے ساتھ پڑھی اور خطبہ کے لیے اٹھے اور کھڑے ہو کر خدا کی حمد و ثناء کی اور اپنے اصحاب سے فرمایا خدا عزوجل کی مشیت و ارادہ ہے کہ تم اور میں قتل ہو جائیں تم پر لازم ہے صبر کرنا۔ اس روایت کو مسعودی نے اثبات میں نقل کیا ہے۔

(ملہوف) پھر آپ نے رسول اللہ کا گھوڑا کہ جس کا مرتجز نام تھا منگوایا اور اس پر سوار ہوئے اور اصحاب کی صفیں جنگ کے لیے تیار کیں (ارشاد) آپ کے ساتھ بتیس سوار اور چالیس پیادے تھے اور ہمارے مولا محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ پینتالیس سوار تھے اور سو پیادے اور اس کے علاوہ بھی روایت ہوئی ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ عمارہ دُھنی کی روایت ہے اور ابو جعفر طبری نے اسے اس کے طول کے ساتھ اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے اور اس کے آغاز میں کہتا ہے عمار دُھنی نے امام باقرؑ سے عرض کیا کہ آپ شہادت حسینؑ کی داستان میرے لیے بیان فرمائیں اس طرح کہ گویا میں وہاں موجود تھا اور امامؑ نے بیان فرمایا اور اس سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۱۴۵ افراد سارے قتل نہیں ہوئے بلکہ ان میں سے بعض عاشورا سے پہلے یا جنگ کے دوران بھاگ گئے (اثبات الوصیہ) اور ایک روایت ہے

کہ ان کی تعداد اس دن اکسٹھ افراد تھی اور خدا عزوجل نے پہلے زمانہ سے لیکر آخر تک ہزار کے ساتھ اپنے دین کی مدد کی ہے اور اسے غالب قرار دیا ہے جب امامؑ سے اس کی تفصیل پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا تین سو تیرہ افراد طالوت کے اصحاب تھے اور تین سو تیرہ اصحاب بدر تھے اور تین سو تیرہ قائم علیہ السلام کے اصحاب ہیں اور باقی بسے اکسٹھ تو وہ امام حسینؑ کے ساتھ طف والے دن شہید ہوئے، (انتہی)۔

(ارشاد) پس زہیر بن قین کو آپ نے میمنہ کا امیر بنایا اور حبیب بن مظاہر کو میسرہ کا اور علم لشکر جناب عباسؑ کے سپرد کیا اور خیموں کو پس پست قرار دیا اور حکم دیا ایندھن اور نرسل خیموں کے پیچھے فراہم کیے گئے اور انھیں خندق میں ڈالا گیا۔ (کامل) کہ جسے رات کو ندی ونالہ کی شکل میں وہاں کھودا تھا اور اس میں آگ روشن کی تھی تاکہ دشمن پیچھے کی طرف سے حملہ نہ کر سکے اور وہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اہل شہر کی ایک جماعت یا چوتھائی پر اور عمر سعد اٹھا اور اپنے لوگوں کے ساتھ باہر آیا۔ (کامل طبری) اس نے عبداللہ بن زہیر ازدی کو امیر مقرر کیا تھا اور ربیعہ اور کندہ کی چوتھائی پر قیس بن اشعث ابن قیس کو اور مذحج واسد کی چوتھائی پر۔ عبدالرحمٰن بن ابو سبرہ حنفی کو اور تمیم اور ہمدانی کی چوتھائی پر۔ حر بن یزید ریاحی کو امیر مقرر کیا اور وہ سب جرنیل میدان جنگ میں آپ کے ساتھ رہے سوائے حر بن یزید ریاحی کے کہ جنھوں نے توبہ کر لی اور حسینؑ کے ہاں چلا گیا اور آپ کی معیت میں شہید ہو گیا۔

اور عمر سعد نے عمرو بن حجاج زبیدی کو میمنہ پر اور شمر بن ذی الجوشن بن شرجیل بن اعور بن عمر بن معاویہ کہ جو بنی کلاب کی خباب شاخ سے تھا میسرہ پر اور عروہ بن قیس احمسی کو گھوڑ سواروں پر اور شبث بن ربعی یربوعی تمیمی کو پیادوں پہ امیر مقرر کیا اور علم لشکر اپنے غلام درید کے سپرد کیا۔